پرچہ مناظرہ رشیدیہ سالانہ 2016

سوال نمبر 1

جزء الف: مناظرہ: توجہ المتخاصمین فی النسبۃ بین الشیئین اظہارا للصواب

علم مناظرہ: علم یعرف بہ کیفیۃ ادراب اثبات المطلوب او نفیہ او نفی دلیلہ مع الخصم۔

ایسا علم جس کے ذریعے مطلوب کو ثابت کرنے یا مطلوب کی نفی کرنے یا مخالف کی دلیل کی نفی کرنے کا طریقہ معلوم ہو

موضوع: الادلۃ من حیث انہا تثبت المدعی علی الغیر

وہ دلائل جو اس حیثیت سے ہوں کہ ان سے دوسرے کے خلاف اپنے مدعی کو ثابت کیا جائے

غرض: صیانۃ الذہن عن الخطاء فی الوصول الی المطلوب۔

مطلوب تک پہنچنے میں ذہن کو غلطی سے بچانا

وجہ تسمیہ:

مناظرہ مشتق ہے نظر سے لیکن معنی ہے مقابل ہونا۔ اس صورت میں مناظرہ کا معنی ہو گا ہر مناظر کا ایک دوسرے کے مقابل ہونا۔ لیکن یہ معنی اور ایک دوسرے کو دیکھنے والا معنی قریب قریب ہیں۔

جزء: ب

دعوی کے مختلف حیثیت سے بیان کردہ اسماء:

درج ذیل اسماء استعمال ہوتے ہیں

1 مسئلہ: کیونکہ اس دعوی یا اسکی دلیل پہ سوال وارد ہوتا ہے

2 مبحث: اس لیے کہ اس پر بحث کی جاتی ہے

3 نتیجہ: چونکہ دلیل سے مستفاد نتیجہ ہوتا ہے۔

یا قاعدہ قانون: بعض اوقات یہ ایک کلیہ ہوتا ہے۔

جزء: ج:

تعریف حقیقی: ما یقصد بہ تحصیل صورۃ غیر حاصلۃ

جس سے کسی شیء کی صورت غیر حاصلہ کے حاصل کرنے کا ارادہ کیا جائے

مثال: کسی کو شیر کا علم نہ ہو اس کے لیے شیر کی تعریف کرنا حیوان مفترس

اقسام: اسکی دو قسمیں ہیں

1 تعریف بحسب الحقیقۃ: 2 تعریف بحسب الاسم

تعریف بحسب الحقیقۃ: فان علم وجودھا فی الخارج

جس چیز کی تعریف کی گئی وہ خارج میں موجود ہو

مثال: شیر کی تعریف حیوان مفترس

تعریف بحسب الاسم: فان لم یعلم وجودھا فی الخارج بحسب الاسم

جس کا وجود خارج میں موجود نہ ہو

تعریف لفظی:

صورت حاصلہ کو دوسری چیزوں سے ممتاز کرنا

جیسے الغضنفر الاسد۔ دونوں لفظوں کا معنی شیر ہے۔ غضنفر کم مشہور ہے اور اسد زیادہ مشہور۔

سوال نمبر 2

جز: الف:

معارضہ اور اسکی اقسام:

معارضہ: اقامۃ الدلیل علی خلاف ما اقام الدلیل علیہ الخصم

خصم نے جو دلیل قائم کی ہے اس دلیل کے خلاف دلیل قائم کرنا

اقسام: اس کی تین قسمیں ہیں

1 معارضہ بالقلب 2 معارضہ بالمثل 3 معارضہ بالغیر

معارضہ بالقلب: فان اتحدا فی الصورۃ والمادۃ فھو معارضۃ بالقلب

اگر فریقین کی دلیلیں مادہ اور صورت دونوں میں متحد ہوں تو یہ معارضہ بالقلب ہے

مثال: احناف چوتھائی سر کے مسح کے قائل ہیں اور استدلال کرتے ہیں "مسح الراس رکن من ارکان الوضوء، وکل رکن لا یکتفی فیہ اقل ما یطلق علیہ اسمہ نتیجہ: فلا یکفی فی المسح اقل ما یطلق علیہ اسمہ

شوافع: ایک یا دو بال کا مسح کرنا بھی جائز ہے اس لیے انہوں نے احناف کا معارضہ بالقلب کیا کہ

"المسح رکن من ارکان الوضوء وکل رکن لا یقدر بالربع نتیجہ: ولا یقدر مسح الراس بالربع

احناف و شوافع کے ادلہ مادۃ و صورۃ متحد ہیں لہذا یہ معارضہ بالقلب ہے

معارضہ بالمثل: فان اختلف فی الصورۃ واتحد فی المادۃ فھو معارضۃ بالمثل

اگر فریقین کی دلیلیں مادہ میں مختلف ہوں اور صورت میں متحد ہوں تو یہ معارضہ بالمثل ہے

مثال: متکلمین عالم کے حدوث ہونے پر دلیل پیش کرتے ہیں "العالم محتاج الی المؤثر وکل ماھو محتاج الی المؤثر فھو حادث نتیجہ: فالعالم حادث

سوفسطائی: معارضہ کرتے ہیں اور دلیل دیتے ہیں العالم مستغن عن المؤثر وکل ماھو مستغن عن المؤثر فھو قدیم نتیجہ: فالعالم قدیم۔ اور شکل اول کی ضرب اول پر ہیں ھم

اس میں دلیلیں مادہ میں متحد نہیں ہیں لیکن صورت میں متحد ہیں کہ یہ دونوں قیاس اقترانی ہیں

معارضہ بالغیر: فان اختلفا فی الصورۃ والمادۃ فھی معارضۃ بالغیر۔

اگر فریقین کی دلیلیں مادہ اور صورت دونوں میں مختلف ہوں

مثال: ایک فریق دلیل دے۔ العالم محتاج الی المؤثر وکل ماھو محتاج الی المؤثر فھو حادث فالعالم حادث

دوسرا فریق دلیل دے کہ کان العالم حادثا لما کان مستغنیا لکنہ مستغن فلیس بحادث

یہ نہ صورۃ متحد ہیں اور نہ ہی مادۃ۔ کیونکہ پہلی دلیل قیاس اقترانی ہے اور دوسری قیاس استثنائی۔

جز: ب

مناظرہ: توجہ المتخاصمین فی النسبۃ بین الشیئین اظہارا للصواب۔

دو ہم مقابل شخصوں کا دو چیزوں کے درمیان نسبت میں توجہ کرنا اظہار صواب کے لیے

مجادلۃ: ھی المنازعۃ لا لاظہار الصواب بل لالزام الخصم

وہ جھگڑا جس کا مقصد حق بات کو ظاہر کرنا نہیں بلکہ مخالف فریق کو الزام دینا ہی ہوتا ہے۔

مکابرہ:

ایسا جھگڑا جو نہ اظہار حق کے لیے ہوتا ہو اور نہ ہی الزام دینے کے لیے۔

ان کے درمیان نسبت عموم خصوص مطلق کی ہے یعنی بعض صورتوں میں ایک دوسرے کے ساتھ جمع ہو جاتے ہیں اور بعض میں نہیں۔

سوال نمبر 3

جز: الف: دلیل: المرکب من قضیتین للتادی الی مجھول نظری

دو قضیوں کا اس طرح مرکب ہونا کہ وہ مجھول نظری تک پہنچا دیں۔

مشہور تعریف: ما یلزم من العلم بہ العلم بشئی آخر

جس کے علم سے دوسری شئ کا علم لازم آئے۔

اعتراض:

دلیل کی یہ تعریف اس دلیل پر سچی نہیں آتی جو دو سے زائد قضیوں سے مرکب ہوتا ہے

جواب:

اس کا جواب یہ ہے کہ جو دلیل دو سے زائد قضیوں سے مرکب ہو حقیقتاً یہ ایک دلیل نہیں بلکہ وہ دو دلیلیں ہیں یا دو سے زائد دلیلیں ہیں۔

جز: ب:

دلیل لمی: جس میں علت سے معلول پر استدلال کیا جائے

مثال: ھذا متعفن الاخلاط وکل متعفن الاخلاط فھو محموم تو نتیجہ آیا ھذا محموم

دلیل انی: جس میں معلول سے علت پر استدلال کیا جائے۔

مثال: ھذا محموم، وکل محموم متعفن الاخلاط تو نتیجہ آیا ھذا متعفن الاخلاط

جز: ج:

تعلیل: تبیین علۃ الشیء: کسی شی کی علت بیان کرنا۔

تقریب: سوق الدلیل علی وجہ یستلزم المطلوب: دلیل کو ایسے انداز میں چلانا جو مطلوب کو مستلزم ہو

سند: ما یذکر لتقویۃ المنع: جو منع کو پکا کرنے کے لیے ذکر کی جائے۔

مسئلہ: من نصب نفسہ لنفسہ:

مدعی نے جب حکم کو ثابت کیا دلیل کے بغیر اس کی نفی کرنا۔

سند مساوی

مبادی:

دعوی کی تعیین کو مبادی کہتے ہیں۔

مقاطع: ھی المقدمات التی ینتھی الحبث الیھا من الضروریات والظنیات المسلمۃ عند الخصم

وہ مقدمات ضروریہ اور ظنیہ جن پر بحث ختم کی جائے اور وہ مقدمات عند الخصم مسلم ہوں

اوساط: ھی الدلائل بین المبادی والمقاطع

وہ دلائل جو مبادی اور مقاطع کے درمیان ہوتے ہیں

پرچہ　　مناظرہ رشیدیہ　　ضمنی　　2014

سوال نمبر 1

جز: الف:

ترجمہ عبارت:

مناظرہ یا تو ماخوذ ہے نظیر سے اس معنی کے ساتھ کہ ان دونوں کا ماخذ ایک شئی ہے یا نظر سے ماخوذ ہے جو دیکھنے کے معنی میں ہے یا نفس کو معقولات کی جانب متوجہ کرنے اور اس میں غور و فکر کرنے کے معنی میں ہے یا انتظار کے معنی میں ہے یا مقابلے کے معنی میں ہے۔

جز: ب: اعتراض نظیر کی وضاحت کیوں ضروری سمجھی:

اس عبارت سے ایک سوال کا جواب دینا مقصود ہے۔

سوال: یہ ہے کہ نظیر صفت مشبہ ہے کسی نحوی کا اصل اور ماخذ کو مصدر ہونا ہے لہذا صفت مشبہ کو اس سے لفظ مناظرہ کیسے ماخوذ ہو سکتا ہے۔

جواب: لفظ مناظرہ حقیقتاً لفظ نظیر سے ماخوذ نہیں بلکہ یہ مجازی طور پر ماخوذ ہونا مراد لیا ہے۔ یعنی ان دونوں کا ماخذ شئی واحد ہے اور وہ نظر ہے۔

جز: ج:

مناظرہ کی اصطلاحی تعریف:

توجہ المتخاصمین فی النسبۃ بین الشیئین اظہارا للصواب

متخاصمین کا توجہ کرنا نسبت میں دو چیزوں کے درمیان درستگی کے اظہار کے لیے

لغوی معانی کی اصطلاحی تعریف کے ساتھ مناسبت:

مناظرہ کے ماخذ میں دو احتمال ہیں:

1 نظیر: چونکہ مناظرہ میں بھی مناظرین کا ایک دوسرے کی نظیر ہونا ضروری ہے

2 نظر: اس کے تحت دو معانی ہیں۔ 1 الابصار: چونکہ مناظرہ میں بھی مناظرین ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں

2 مقابلہ: چونکہ مناظرہ میں بھی مناظرین ایک دوسرے کے مقابل ہوتے ہیں:

3 انتظار: چونکہ مناظرہ میں مناظرین ایک دوسرے کی گفتگو کا انتظار کرتے ہیں۔

سوال نمبر 2

جز: الف

ترجمہ عبارت:

جانبین کی طرف سے دو چیزوں کے درمیان پائی جانے والی نسبت میں غور و فکر کرنا درست بات کو ظاہر کرنے کے لیے۔

جز: ب:

یہ تعریف حسن علماء کی ہے۔ وہ علم مناظرہ ہے۔

عدول کی وجہ:

چونکہ اس تعریف پر دو اعتراض وارد ہوتے تھے اگرچہ ان کے جوابات دیئے گئے ہیں لیکن نقض کے ورود اعتراض کافی ہوتا ہے اس لیے مصنف نے عدول کیا۔

سوال نمبر 3

جز: الف:

ترجمہ عبارت:

اور دلیل وہ ہے جو دو قضیوں سے مرکب ہو مجہول نظری تک پہنچانے کے لیے۔

دلیل کی مشہور تعریف:

ما یلزم من العلم بہ العلم بشیء آخر

جس کے علم سے دوسری شی کا علم لازم آتا۔

دلیل کی تعریف مشہورہ پر ہونے والے اعتراض مع جواب:

اعتراض: جب ملزومات کی نسبت انکے لوازمات بینہ کی طرف کی جائے تو دلیل کی تعریف میں داخل ہو جاتے ہیں۔

جواب: مشہور تعریف میں لفظ علم سے مراد تصدیق کی جائے کہ جس کی تصدیق سے دوسری شی کی تصدیق لازم آئے جبکہ ملزومات تو تصورات ہیں اس اعتبار سے دلیل کی تعریف سچی نہیں آتی۔

اعتراض: یہ تعریف دلیل فاسدہ پر سچی نہیں آتی کیونکہ دلیل فاسد مجہول نظری تک نہیں پہنچاتی۔

جواب: للتادی میں لام غرض کے لیے ہے یعنی دلیل وہ ہے جو دو قضیوں سے مرکب ہو مجہول نظری تک پہنچانے کی غرض سے آگے عام ہے کہ وہ غرض حاصل ہو یا نہ ہو۔

اعتراض: دلیل کی یہ تعریف اس دلیل پہ بھی نہیں آتی جو دو قضیوں سے زائد سے مرکب ہو۔

جواب: جو دلیل دو سے زائد قضیوں سے مرکب ہو حقیقت میں وہ دلیل نہیں بلکہ دو دلیلیں یا دو سے زائد ادلہ ہیں۔

جز: ب:

اصولیوں کی بیان کردہ دلیل کی تعریف۔

ما یمکن التوصل بصحیح النظر فی احوالہ الی مطلوب خبری

ایسا چیز کہ احوال میں صحیح نظر کے ذریعے مطلوب خبری تک پہنچا۔

جز ج:

قضیتین کی قید کا فائدہ:

یہ قید لگا کر اس بات کی طرف اشارہ دیا کہ دلیل حقیقت میں صحیح مذہب کے مطابق دو قضیوں سے مرکب ہوگی دو سے زیادہ سے نہیں:

پرچہ مناظرہ رشیدیہ ۵ سالانہ 2015/16

سوال نمبر 2

جز (1)

مناظرہ کا لغوی معنی:

دلائل کے ساتھ مقابلہ کرنا۔

اصطلاحی معنی: توجہ المتخاصمین فی النسبۃ بین الشیئین اظہاراً للصواب

دو مدمقابل کا دو چیزوں کے درمیان (پائی جانے والی) نسبت کے بارے میں درست بات کو ظاہر کرنے کے لیے متوجہ ہونا۔

ماخذ: یا تو نظر بمعنی الابصار (دیکھنا) سے ماخوذ ہے یا نظیر بمعنی مقابل (آمنے سامنے ہونا) سے ماخوذ ہے۔

جز (2)

نقل: الاتیان بقول الغیر علی ما ھو علیہ بحسب المعنی مظہراً انہ قول الغیر

غیر کے قول کو اسی انداز میں لانا جس پر وہ ہے معنی کے اعتبار سے یہ بات ظاہر کرتے ہوئے کہ وہ غیر کا قول ہے۔

تصحیح نقل: بیان طریق نسبۃ ما نسب الی المنقول عنہ

جو قول منسوب الیہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے اسکی اس نسبت کا طریق بیان کرنا تصحیح نقل ہے۔

دعویٰ: ما یشتمل علی الحکم المقصود اثباتہ بالدلیل او اظہارہ بالتنبیہ۔

وہ چیز جو ایسے حکم پر مشتمل ہو جسکو دلیل کے ساتھ ثابت کرنا یا تنبیہ کے ساتھ ظاہر کرنا مقصود ہو۔

تعریف: التعریف بمعنی المعرف او علی ھذا المصدر اعنی الفکر والنظر لتحصیل تصور۔

تعریف یا تو معرف کے معنی میں ہے یا مصدر کا معنی مراد ہے یعنی حصول تصور کے لیے تفکر و فکر۔

دلیل: المرکب من القضیتین للتادی الی مجہول نظری۔

دو قضیوں کا مرکب جو مرکب ہوتا ہے وہ مجہول نظری تک پہنچاتا ہے۔

علت: ما یحتاج الیہ الشیء فی ماہیتہ او فی وجودہ۔

جس کی طرف شی اپنے وجود میں محتاج ہو اور شی اس کے بغیر متصور ہی نہ ہو۔

شاہد: ما یدل علی فساد الدلیل۔ جو دلیل کے فساد پر دلالت کرے۔

نقض: ابطال دلیل المعلل بعد تمامہ متمسکاً بشاہد یدل علی عدم استحقاقہ للاستدلال بہ

معلل کی دلیل کو باطل کر دینا پورا ہونے کے بعد ایسے شاہد کے ساتھ دلیل پکڑتے ہوئے جو اس بات پر دلالت کرے کہ معلل کی

سوال نمبر ۲

جز (۱) ترجمہ عبارت:

اور معارضہ دلیل قائم کرنا اس مدعی کے خلاف جس پر مدمقابل نے دلیل قائم کی ہے اگر ان دونوں کی دلیلیں متحد ہوں یا فقط ان دونوں کی صورت متحد ہو تو یہ معارضہ بالقلب ہے اور معارضہ بالمثل ہوگا ورنہ پس یہ معارضہ بالغیر ہے۔

مطلب: یعنی اگر ان کی دلیلیں نہ صورت میں متحد ہوں اور نہ مادہ میں متحد ہوں۔

جز (۲)

علم مناظرہ کی تعریف: علم یعرف بہ کیفیۃ اداب اثبات المطلوب او نفی دلیلہ مع الخصم

ایسا علم جس کے ذریعے مطلوب کو ثابت کرنے یا مطلوب کی نفی کرنے یا مخالف کی دلیل کی نفی کرنے کا طریقہ معلوم ہو۔

غرض: صیانۃ الذہن عن الخطأ فی الوصول الی المطلوب۔

مطلوب تک پہنچنے میں ذہن کو غلطی سے بچانا

موضوع: الادلۃ من حیث انہا تثبت المدعی علی الغیر

وہ دلائل جو اس حیثیت سے ہوں کہ ان سے دوسرے کے خلاف اپنے مدعی کو ثابت کیا جائے

رشیدیہ کے مصنف: میر سید شریف جرجانی

سوال نمبر ۳

جز (۱) توجیہ: ان یوجہ المناظر کلامہ منعا او نقضا او معارضۃ الی کلام الخصم۔

مناظر اپنے کلام کو منع نقض معارضہ کے طور پر مدمقابل کے کلام کی طرف متوجہ کرے۔

بحث کے تین اجزاء:

مبادی: مدعی کی تعیین

اوساط: دلائل

مقاطع: وہ مقدمات جن پر بحث ختم ہوتی ہے۔

بحث کا طریقہ: مسائل مدعی کے مفردات کی تعریف اور بحث کی تعیین اور باقی اقوال سے تمیز کا مطالبہ کرے

جز ۱۲

سند مساوی: سند اور مقدمہ میں سے ہر ایک، ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتا یعنی جب بھی سند موجود ہوگی تو مقدمہ ممنوعہ کی نقیض بھی موجود ہوگی اور جب سند موجود نہ ہوگی تو مقدمہ ممنوعہ کی نقیض بھی موجود نہ ہوگی۔ اسی طرح جب مقدمہ ممنوعہ کی نقیض موجود ہوگی تو سند بھی موجود ہوگی اور جب مقدمہ ممنوعہ کی نقیض موجود نہ ہوگی تو سند بھی موجود نہ ہوگی۔

سند اخص: ان یتحقق المنع مع انتفائہ من غیر عکس۔

مقدمہ ممنوعہ کا ارتفاع متحقق ہو تو سند اخص کا ارتفاع بھی متحقق ہو۔

دفع اشتباہ کے طریقے:

پرچہ   مناظرہ رشیدیہ   سال اول   2015ء

سوال نمبر 2

جز (الف):

ترجمہ عبارت:

منع مقدمہ معینہ پر دلیل قائم کرنا اس طلب کا نام مناقضہ اور نقض تفصیلی بھی رکھا جاتا ہے۔ مقدمہ کی اضافت دلیل کی طرف کی گئی ہے کیونکہ اسکا ظاہر وہم دلاتا ہے کہ مطلوب اسی دلیل کے مقدمہ میں دلیل طلب کرتا ہے حالانکہ معاملہ ایسا نہیں

جز (ب) تشریح: نورانی گائیڈ صفحہ نمبر 8

جز (ج)

مقدمہ کی تعریف: جس پر دلیل کی صحت موقوف ہو۔

اقسام:

1. مقدمة العلم   2. مقدمة الكتاب

مقدمة العلم: ما يتوقف عليه الشروع في العلم

جن چیزوں پر علم کا شروع ہونا موقوف ہو۔

مقدمة الكتاب: طائفة من الكلام قدمت امام المقصود لارتباطه بها وانتفاع بها فيه

کلام کا ایسا حصہ جسکو مقصود سے پہلے رکھا گیا ہو کیونکہ اس حصہ کو مقصود سے ربط حاصل ہے اور وہ مقصود میں فائدہ دیتا ہے

سوال نمبر 3

جز الف:

ترجمہ عبارت: مدعی وہ شخص ہے جو دلیل یا تنبیہ کے ساتھ کسی حکم کو ثابت کرنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کرے۔

مدعی: واحد مذکر اسم فاعل از باب افتعال معنی ہے دعویٰ کرنا

جز ب: مصنف نے لفظ ما کے بجائے من استعمال کیا:

چونکہ ما غیر ذوی العقول کیلئے ہے جبکہ من ذوی العقول کیلئے اور مناظرہ بھی ذوی العقول کے ساتھ ہوتا ہے اسلئے مصنف نے من کا استعمال کیا۔

جزء: ج

لاثبات الحکم سے سوال:

مدعی اپنا دعویٰ دلیل سے ثابت کرتا ہے مگر تنبیہ سے نہیں کرتا
پھر لفظ تنبیہ کا استعمال درست نہیں۔

جواب: اس جگہ عبارت مقدر ہے تقدیر عبارت یوں ہے لاثبات تمکین الحکم بالدلیل أو بالدلیل أو التنبیہ
لہذا لفظ تنبیہ کا استعمال درست ہے۔

جزء (د)

قیود کے فوائد:

مدعی کی تعریف میں مصنف نے بالدلیل او التنبیہ کی قیود کا اضافہ کر کے
مصنف نے دعویٰ کی دو اقسام کی طرف اشارہ کیا ہے، ایک وہ دعویٰ ہے جو دلیل کے بغیر ثابت کیا جاتا
اور ایک وہ دعویٰ ہے جو محض تنبیہ سے ثابت ہو جاتا ہے

سوال نمبر ۴

یہ مکمل سوال گزر چکا ہے 2017 میں۔

پرچہ   مناظرہ رشیدیہ   خمس 2015

سوال نمبر 1

جز الف:

یہ سوال سالانہ پرچہ 2015 سوال نمبر 2 میں گزر چکا ہے۔

جز ب:

نقل: الاتیان بقول الغیر علی ما هو علیه بحسب المعنی ملتزما انه قول الغیر

غیر کے قول کو اسی انداز میں لانا جیسے کہ وہ ہے معنی کے اعتبار سے یہ بات ظاہر کرتے ہوئے کہ وہ قول کا غیر ہے۔

اقتباس: الاتیان بقول الغیر علی وجه لا یکون فیه انه قول الغیر لا صریحا ولا ضمنا ولا کنایة ولا اشارة

غیر کے قول کو اس طرح پر لانا کہ اس سے یہ ظاہر نہ ہو کہ یہ غیر کا قول ہے نہ صراحتاً نہ ضمناً نہ اشارہ

نقل اور اقتباس میں فرق:

نقل میں غیر کے قول کو ظاہر کیا جاتا ہے اور اس بات کو ظاہر کیا جاتا ہے کہ یہ

غیر کا قول ہے جبکہ اقتباس میں غیر کے قول کو نقل کر کے اس بات کا وہم دلایا جاتا ہے کہ یہ میرا قول ہے۔

سوال نمبر 2

جز الف:

تعریف حقیقی: ما یقصد به تحصیل صورة غیر حاصلة

جو ذہن میں غیر صورت کو حاصل کرنے کے لیے ہو۔

مثال: جیسے کسی کو شیر کا علم نہ ہو اسے شیر کی تعریف کرنا حیوان مفترس

تعریف لفظی: ما یقصد به تفسیر مدلول اللفظ

غیر مشہور الفاظ کی تعریف مشہور الفاظ کے ساتھ کرنا

مثال: غضنفر کی تعریف الاسد کے ساتھ کرنا

جز ب: دلیل: المرکب من القضیتین للتادی الی المجهول۔ دو قضیوں کا اس طرح مرکب ہونا کہ وہ مجہول (نظری) تک پہنچائیں

تنبیہ: المرکب من قضیتین لازالة خفاء البدیهی الخفی الاول۔ وہ دو قضیوں سے مرکب ہو جو بدیہی خفی اول کی پوشیدگی کو دور کرنے کے لیے ذکر کی جائے

فرق: دلیل مسائل نظریہ میں دی جاتی ہے۔ جبکہ تنبیہ مسائل بدیہیہ جو خفی اول ہوتے

ہیں ان میں دی جاتی ہے۔

سوال نمبر 3: ملازمہ: کون الحکم مقتضیا للحکم الآخر بان یکون اذا وجد المقتضی وجد المقتضی وقت وجوده۔ ایک حکم کا دوسرے حکم کو اس طرح چاہنے والا ہونا کہ جب بھی

مقتضی پایا جائے تو اس کے پائے جانے کے وقت مقتضا بھی پایا جائے

پرچہ مناظرہ رشیدیہ سالانہ 2016

سوال نمبر 2

جز (1)

رشیدیہ کے مصنف: میر سید شریف جرجانی

متن کا نام: شریفیہ

ماتن کا نام: میر سید شریف جرجانی

علم مناظرہ کی تعریف، موضوع، غرض: مکمل سالانہ 2014 سوال نمبر 2 میں گزر چکا ہے

جز (2)

مناظرہ کی تعریف پر وارد ہونے والے اعتراضات:

1: آپ کی بیان کردہ مناظرہ کی تعریفات افراد کو جامع مانع نہیں کیونکہ مناظرہ کی تعریف میں اظہار الصواب کی قید ہے جبکہ مناظرہ میں کبھی کبھی ایسے نہیں ہوتا ہے

سوال نمبر ۲

جز (۱)

نقض کا لغوی معنی: توڑنا

اصطلاحی معنی: ابطال دلیل الخصم بعد تمامہ متمسکا بشاہد یدل علی عدم استحقاقہ للاستدلال بہ

معلل کی دلیل کو باطل کر دینا پورا ہونے کے بعد ایسے شاہد کے ساتھ دلیل پکڑتے ہوئے جو اس بات پر دلالت کرے کہ معلل کو اس دلیل سے استدلال کا حق نہیں ہے۔

نقض اجمالی، نقض تفصیلی میں فرق:

نقض اجمالی دلیل کے مکمل ہونے کے بعد کل دلیل کے فساد پر وارد ہوتا ہے جبکہ نقض تفصیلی کسی مقدمہ پر دلیل طلب کرتا اور نقض تفصیلی کو منع بھی کہتے ہیں

جز (۲)

خصم کا مؤاخذہ دلیل سے:

اس وقت ہوگا جب دعویٰ کرے پھر دعویٰ کا تعیین کرے

دعویٰ کے تعیین کے بعد دلیل طلب کی جائے۔

خصم کا تنبیہ سے مؤاخذہ: جب وہ ایسی شئی کا دعویٰ کرے جو بدیہی ہو۔

اس وقت ہوگا جب سائل دعویٰ کے مفردات کی وضاحت طلب کرے

یعنی بدیہی غیر اولیٰ کے خفاء کو دور کرنے کے لیے تنبیہ ذکر کی جاتی ہے جب حکم نظری ہو

پرچہ　　مناظرہ رشیدیہ　　ضمنی　　2016

سوال نمبر 1

جز (1)

ترجمہ عبارت: دوسرا وہ ہے جس کو ماتن نے اپنے قول والمکابرہ ... کے ساتھ بیان فرمایا ہے اور مکابرہ یہی منازعت (جھگڑا کرنا) ہے جو اظہار صواب کے لیے نہیں ہوتا مگر بیشک وہ مدمقابل کو لاجواب کرنے کے لیے بھی نہیں ہوتا جیسا کہ وہ اظہار صواب کے لیے نہیں ہے۔

جز (2)

انہا میں ضمیر کا مرجع مکابرہ، ضمیر کو مذکر لانے کی وجہ:

اس لیے کہ مصدر ذو التاء

(وہ مصدر جس کے آخر میں تاء ہو) مذکر اور مؤنث دونوں میں برابر ہوتا ہے۔

سوال نمبر 2

جز (1) ترجمہ عبارت: نہ کہا جائے کہ تعریف حقیقی کو اس کی طرف تقسیم کرنا جو بحسب الحقیقۃ ہے اور اس کی طرف جو بحسب الاسم ہے تقسیم الشی الی نفسہ والی غیرہ ہے۔

اعتراض: ماتن نے تعریف حقیقی کو بحسب الحقیقت اور بحسب الاسم کی طرف جو تقسیم کیا ہے یہ تقسیم صحیح نہیں ہے کیونکہ اس سے تقسیم الشی الی نفسہ والی غیرہ لازم آتی ہے جو اہل علم کے نزدیک صحیح نہیں ہے۔

جواب: خلاصہ یہ ہے کہ تعریف حقیقی کو بحسب الحقیقت اور بحسب الاسم کی طرف تقسیم کرنے سے تقسیم الشی الی نفسہ والی غیرہ لازم نہیں آتی کیونکہ مصنف نے تعریف حقیقی سے اس کا مفہوم لغوی مراد لیا ہے۔

جز (2) بحث کی تعریف:

سوال نمبر 3

جوہر:

عرض:

حرکت:

پرچہ　　مناظرہ رشیدیہ　　سال اول　　2017

سوال نمبر 1

جز (ا) یہ سوال پرچہ ۲۰۱۶ء کے سوال نمبر 1 جز (ا) میں گزر چکا ہے۔

جز (ب) مناظرہ کی تعریف میں موجود قیود کے فوائد:

متخاصمین: کی قید لگا کر اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ متخاصمین سے مراد یہ ہے کہ ان میں سے ہر ایک کا مطلب دوسرے کے مطلب کے مغائر ہو۔

نسبت: وہ نسبت محکوم اور محکوم علیہ کے درمیان ہو۔

اظہاراً للصواب: کی قید سے مکابرہ اور مجادلہ سے احتراز کیا۔

مناظرہ، مجادلہ، مکابرہ کے درمیان فرق:

مناظرہ کے درمیان اظہار صواب ہوتا ہے

مجادلہ کے اندر مد مقابل کو لاجواب کرنا مقصود ہوتا ہے

مکابرہ کے اندر مد مقابل کو لاجواب کرنا مقصود نہیں ہوتا بلکہ محض تکبر اور سینہ زوری کی وجہ سے حقائق کا انکار کرنا مقصود ہوتا ہے یا ازراہ تکبر اپنا علم ظاہر کرنا مقصود ہوتا ہے۔

سوال نمبر 2

جز (ا) یہ مکمل سوال پرچہ ۲۰۱۴ء سوال نمبر 2 جز (ا) میں گزر چکا ہے۔

جز (ب) بحث اجزاء: تین اجزاء ہیں

1 مبادی: دعویٰ کی تعیین
2 اوساط: دلائل، کیونکہ یہ دعویٰ کی تعیین کرتے ہیں
3 مقاطع: وہ مقدمات ضروریہ جن پر بحث کی جائے اور وہ خصم کے نزدیک مسلم ہوں

سوال نمبر 3

جز (ا) یہ سوال پرچہ ۲۰۱۶ء سوال نمبر 3 جز (ب) میں گزر چکا ہے۔

جز (ب) ترجمہ عبارت: اور شاہد کو دفع کرنا کبھی دلیل کی اسی صورت میں جاری ہونے کو منع کرنے کے ساتھ ہوتا ہے یا تخلف کو منع کرنے کے ساتھ دلیل سے یا اس بات کو ظاہر کرنے کے کہ اس صورت میں تخلف کسی مانع کی وجہ سے ہے یا شاہد کو دفع کرنا دلیل کے محال کو مستلزم ہونے کے منع کے ساتھ یا محال ہونے کو منع کرنے کے ساتھ شاہد کو دفع کیا جاتا ہے۔

پرچہ: مناظرہ رشیدیہ   سال اول   2018

سوال نمبر 2

جزو (الف) ترجمہ عبارت:

پھر جب ہمارے نبی ہم تک اللہ تعالیٰ کے حکم کے پہنچنے کا وسیلہ ہیں اور آپ کے صحابہ ہماری رہنمائی فرمانے والے ہیں تو مناسب ہوا کہ حمد کے بعد صلوٰۃ کو ذکر کیا جائے۔ چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کے لیے رحمت کی دعا ہے اس لیے حمد کے بعد صلوٰۃ کو ذکر کیا پس فرمایا والصلوٰۃ علی سید انبیائہ۔ اور رحمت کاملہ نازل ہو اس کے انبیاء کے سردار پر اور وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جیسا کہ حدیث پاک میں وارد ہے میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور اس میں فخر کی بات نہیں۔

لفظ صلوٰۃ کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو معنی ہوگا رحمت کاملہ

لفظ صلوٰۃ کی نسبت ملائکہ کی طرف ہو تو معنی ہوگا استغفار

جزو (ب): نبی کی تعریف: وہ بشر ہوتا ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی ہدایت کے لیے مبعوث فرماتا ہے۔

علی سید انبیائہ پر وارد ہونے والا اعتراض مع جواب:

اعتراض: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں اور رسولوں سب کے سردار ہیں اور ماتن نے ایسے الفاظ استعمال کیے ہیں جن سے صرف نبیوں پر سرداری ثابت ہوتی ہے

جواب: لفظ انبیاء کی اضافت ضمیر کی جانب استغراق کے لیے لہٰذا اس سے وہ تمام نبی مراد ہوں گے جو اللہ تعالیٰ نے تبلیغ احکام کے لیے بھیجے۔

سوال نمبر 3

جزو (الف) ترجمہ عبارت: مصنف قدس سرہ کی مراد یہ ہے کہ متکلمین یعنی وہ دو مد مقابل جن میں سے ہر ایک کا مطلب دوسرے مطلب کا غیر ہو جب ایسی دو چیزوں کے درمیان (پائی جانے والی) نسبت میں بحث کریں جن میں سے ہر ایک متکلم عالم ہو اور دوسرا منکر یا ہو اگرچہ یہ بحث دل ہی دل میں ہو جیسا کہ حکمائے اشراقیین کی (بحث ہوتی) تھی اور ان دونوں (مناظروں) کی غرض اس بحث سے حق بات اور درست بات کو ظاہر کرنا ہو تو اصطلاح میں اس بحث کا نام مناظرہ رکھا جاتا ہے۔

جزو (ب) اعتراض: کبھی متکلمین میں سے ہر ایک کی یا ان کی غرض بحث سے صرف اپنے مد مقابل کو غلط قرار دینا اور لاجواب کرنا ہوتا ہے اور یہ صورت تعریف میں شامل نہیں لہٰذا تعریف جامع نہ ہوئی۔ جواب: یہ تعریف میں شامل ہی نہیں کہ اس کے نکل جانے سے تعریف کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔

پرچہ مناظرہ رشیدیہ حل 2018

سوال نمبر 1

جز (الف) ترجمہ عبارت: حمد وہ زبانی تعریف ہے اچھے الفاظ سے تعریف کرنا ہے (خواہ) موصوف کی یہ اختیاری خوبی (حقیقتاً اختیاری) ہو یا حکماً۔ جیسا کہ باری تعالیٰ کی صفات۔

الحمد میں الف لام: 1 جنسی، 2 استغراقی، 3 عہد خارجی

جنسی: جنس حمد اللہ تعالیٰ کے لیے ہے

استغراقی: تمام حمدیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔

عہد خارجی: پسندیدہ حمد اللہ تعالیٰ کے لیے ہے

جز: ب رشیدیہ: شریفیہ کی شرح ہے۔

ماتن کا نام: علی، کنیت ابو الحسن، لقب زین الدین، سید شریف کے ساتھ مشہور ہیں۔

شارح رشیدیہ کا نام عبد الرشید، لقب شمس الدین، حضرت علی کی اولاد سے ہیں

سوال نمبر 2

جز: الف: ترجمہ عبارت: دعویٰ وہ چیز ہے یعنی وہ قضیہ ہے جو ایسے حکم پر مشتمل ہو جس کو دلیل سے ثابت کرنا یا تنبیہ سے ظاہر کرنا مقصود ہو۔

جز: ب: حکماء کے نزدیک دلیل کی تعریف: المرکب من قضیتین للتادی الی مجہول نظری

اصولیوں کے نزدیک دلیل: ما یمکن التوصل بصحیح النظر فی احوالہ الی مطلوب خبری

جس کے احوال میں صحیح غور وفکر کرنے سے مطلوب خبری تک پہنچنا ممکن ہو۔

ماتن کی تعریف پر اعتراض اور جواب:

اعتراض: مصنف نے دلیل کی تعریف المرکب من قضیتین کے ساتھ کی اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ بہت ساری دلیلیں ایسی ہیں جو دو سے زائد قضیوں سے مرکب ہوتی ہیں تو یہ تعریف ان کو شامل نہ ہوگی لہذا یہ تعریف جامع نہیں

جواب: یہ بات تحقیق سے ثابت ہے کہ دلیل دو قضیوں سے ہی مرکب ہوتی ہے دو سے زائد سے نہیں ہوتی جو بظاہر دو سے زائد سے مرکب ہے وہ حقیقت میں ایک دلیل نہیں بلکہ متعدد دلیلیں ہوں گی

سوال نمبر 3

مناظرہ: دعویٰ یا اس کی دلیل پر سوال وارد کیا جائے اس حیثیت سے کہ رد دعویٰ کا نام مناظرہ رکھا جائے۔

پرچہ مناظرہ رشیدیہ سالانہ 2019

سوال نمبر 1

جز (الف) ترجمہ عبارت: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں ماتن علیہ الرحمہ نے بسم اللہ سے برکت حاصل کرنے کے بعد
اللہ سبحانہ کی حمد سے استفتاح فرمائی سب سے اچھے کلام (قرآن مجید) کی اقتداء کرتے ہوئے اور مخلوق میں سے
بہترین (شخصیت) کی حدیث پر عمل کرتے ہوئے۔ آپ پر اور آپ کی آل پر (رحمت خداوندی ہو) اور
سلام ہو اور وہ (حدیث یہ ہے) ہر وہ ذی شان کام جو حمد الٰہی سے شروع نہ کیا گیا ہو تو وہ (قطع) بے برکت ہے۔
الحمد کے الف لام میں احتمال ہے 2018 میں گزر چکا۔

جز ب: حمد کے جملہ اسمیہ کا انتخاب: کیونکہ یہ ثبات اور دوام پر دلالت کرتا ہے
اگر جملہ فعلیہ لاتے تو وہ تجدد اور حدوث پر دلالت کرتا ہے۔ چونکہ حمد باری تعالیٰ
ثبات اور دوام کی ہے اس لیے اسمیہ جملہ کو اختیار فرمایا

مقصود ماتن: ماتن کی غرض انشاء حمد ہے اور اختیار حمد جبکہ الحمد للہ جملہ اسمیہ ہو کر اخبار ہے نہ کہ انشاء
پس الحمد لکھنے سے ماتن کی غرض حاصل نہ ہوئی
جواب: الحمد للہ اصل میں جملہ فعلیہ تھا یہ اصل کے اعتبار سے انشاء ہے نہ کہ اخبار حمد

اللہ: علم للذات الواجب الوجود المستجمع لجمیع صفات الکمال۔
اللہ اسم واجب الوجود ذات کا علم ہے جو جمیع صفات کمالیہ کو جامع یعنی مستجمع ہے۔

سوال نمبر 2

جز (الف) مناظرہ کا مشتق منہ دو احتمال ہیں

1 نظر 2 نظیر

نظیر: لفظ مناظرہ کو نظیر سے ماخوذ کرنے میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ دونوں مناظر ایک دوسرے
کے مماثل ہوں

نظر: اسکے چار معانی ہیں 1 دیکھنا: اس معنی کے اعتبار سے اس بات کی طرف اشارہ ہوتا ہے کہ مناظر ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں یا
2 نفس کا معقولات کی طرف توجہ کرنا۔ اور اس میں غور و فکر کرنا۔ اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ دونوں مناظر ایک دوسرے
کی غور و فکر کرتے جواب دیں غور و فکر کے بغیر جواب نہ دیں 3 (انتظار کرنا) اس بات کی طرف اشارہ ہوتا ہے کہ مناظر اپنے دوسرے
مناظر کے کلام ختم ہونے کا انتظار کرے اسکی گفتگو کے درمیان کلام نہ کرے 4 مقابل: کہ دونوں مناظر
ایک دوسرے کے مقابل ہوں یعنی آمنے سامنے ہوں